OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴿Journal of Islamic Studies﴾
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 1,Jan -June 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.01.0028, PP: 29-42

علم غریب الحدیث کی اہمیت اور ارتقائی ادوار کا تحقیقی جائزہ

An Analysis of the Significance and evolutionary periods of the field of Ilam e Gharib UL Hadith

Published: 10-07-2021
Accepted: 26-05-2021
Received: 25-04-2021

Hayat Ahmad
M.Phil Scholar Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: hayatpak94@gmail.com

Muhammad Zubair
Ph. D Scholar Qurtuba University Peshawar
Email: muhammadzubairskt789@gmail.com

Shamsher Ali
Ph. D Scholar Qurtuba University Peshawar
Email: shahid.kalami1@gmail.com

Abstract

Hazrat Muhammad (S.A.W) was sent as Messenger for the whole world; therefore, He was given command and understanding of the languages and behaviors of the Arabs. Muhammad (S.A.W) interacted with people of diverse origins and used different languages at different occasions to convey His message. These differences of dialects were unknown to other tribal communities. Due to periodical and regional differences, it was difficult to interpret Hadith. In order to solve this problem, a new field of study was originated with the name of, "Ilam ul Gharib", which explained all the difficult and strange words. This field has too much significance as scholars of Hadith are annoyed by the ignorance of the study of this field. Dictionaries are insufficient to give proper interpretations of the words to study Hadith, because, sometime words give real meanings and sometime literal, sometimes there is proverbial or idiomatic use of language. "Gharib ul Hadith", was originated in the second century A.H. when, a great scholar of Basra, Abu Ubaida Muhammar bin Masna'h wrote a book on "Ilam ul Gharib". Many other books were also written in that period. There are four methods used to write books on "Gharib ul Hadith". Books are different on the basis of their objectives, characteristics and significance. In this Research thesis, I

CC BY

have attempted to analyze the significance and evolution of the field, "Ilam ul Gharib".

Key words: *Islam, Quran, Sunnah, words, analysis, languages, diction, dialects, idiomatic*

تمہید:

اسلام نے ابتداء ہی میں جزیرہ عرب کی سرحد پار کرکے عجم میں قدم رکھا۔ اور یہ ایک خوش آئند بات اس لحاظ سے بھی ثابت ہوئی کہ چونکہ یہ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا اور ابھی دنیائے علم تقریباً مکمل طور پر قرآن وسنت پر مرکوز تھی، اس لئے عرب دنیا کے ساتھ ساتھ عجمی مسلمانوں نے بھی اوائل سے ہی قرآن وسنت کا کسی نہ کسی صورت میں اہتمام کیا۔ چونکہ زمانہ اور علاقائی بعد کی وجہ سے احادیث میں لغات کے اعتبار سے کافی مشکلات درپیش ہوئے۔ جیسا کہ الفاظ میں اشکال یا تو ندرت اور قلّت استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے یا کسی اور قبیلہ میں مستعمل ہونے کی وجہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ پوری دنیا کو مدعی بنا کر بھیجے گئے تھے اس لئے آپ ﷺ کو عرب کی تمام لغات اور اہل عرب کے مزاجوں کی معرفت دی گئی تھی، آپ ﷺ مختلف لوگوں سے ہمکلام ہوتے تھے اور ایک ہی مفہوم کے لئے مختلف مواقع پر الگ الفاظ استعمال کرتے تھے، اس طرح دیگر قبائل کے لئے وہ لفظ انجان ثابت ہوتا تھا، سوان اشکالات کو دور کرنے کے حل کے کوشش میں علم غریب الحدیث وجود میں آیا۔ جس میں ایسے تمام نامانوس اور مشکل الفاظ کے توضیح کی گئے ہیں۔ یہ علم بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، حدیث کے ماہرین کے ہاں اس فن سے عدم واقفیت کو بہت برا سمجھا جاتا ہے۔ علم غریب الحدیث کے تدوینی مراحل کا باقاعدہ ارتقاء دوسری صدی ہجری میں شروع ہوئی جس میں اولین تصنیف ابوعبیدۃ معمر بن مثنی کی ہے جو کہ بصری عالم تھے۔ اس دور میں اور بھی بہت سے کتابیں لکھی گئی۔ غریب الحدیث کی کتابیں مختلف طریقوں میں لکھی گئی ہیں۔ اسی طرح شائد اس دور میں علماء نے اسی شدت سے اس فن کی ضرورت محسوس کی ہوگی اور اس لئے اس مختصر دور میں یکے بعد دیگرے کئی کتابیں تحریر کی گئیں۔ ابوعبیدہ کی کتاب چند اوراق پر مشتمل تھا جو کہ اب ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ کاوش اور آغاز علم غریب الحدیث کے ترقی اور ارتقائی سفر کے لیے ایک مظبوط اور کارگر بنیاد ثابت ہوئی۔

غریب الحدیث کا لغوی معنی:

لفظ ''غریب'' مجرد کے تین ابواب سے مستعمل ہے، باب حسب، نصر اور کرم سے، ان سب کے بنیادی معانی مندرجہ ذیل ہیں۔ دور جانا یا دور لے جانا، قلّت وندرت، ناقابل فہم، خفی المراد اور انجان بات، اجنبی اور پردیس انسان، ڈھوب جانا یا چھپ جانا، کسی چیز کی حد اور کنارہ۔ مثلا غربت الشمس: سورج چھپ گیا۔ غرب عنی: وہ مجھ سے دور گیا۔ بدء الاسلام غریبا: یعنی اسلام کا آغاز تھوڑے لوگوں سے ہوا تھا۔ نیز عرب کہتے ہیں: "العلماء غرباء" یعنی علماء جاہلوں کی بہ نسبت کم ہوتے ہیں۔ غرب فلان: وہ دور گیا، یا غائب ہوگیا۔ غرب عن وطنہ: اپنے ملک سے دور گیا۔ غرب الکلام غرابۃ: خفی المراد اور ناقابل فہم بات وغیرہ۔ باب تفعیل سے اس کا معنی جلاوطنی بھی ہوتا ہے۔ مثلا کہا جاتا ہے: غرّب الامیر فلانا، باب افتعال سے اجنبیوں میں شادی کرنے کو کہتے ہیں: اغترب فلان، یعنی اس نے اجنبیوں میں نکاح کیا[1]۔

غریب الحدیث کا اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں یہ اس فن کا نام ہے جس میں حدیث کے مشکل الفاظ حل کئے جاتے ہیں۔ الفاظ میں اشکال یا تو ندرت اور

قلّت استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے یا کسی اور قبیلہ میں مستعمل ہونے کی وجہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ پوری دنیا کو داعی بنا کر بھیجے گئے تھے اس لئے آپ ﷺ کو عرب کی تمام لغات اور اہل عرب کے مختلف مزاجوں کے موافق معرفت دی گئی تھی، آپ ﷺ مختلف لوگوں سے ہم کلام ہوتے تھے اور ایک ہی مفہوم کے لئے مختلف مواقع پر الگ الگ مناسب الفاظ استعمال کرتے تھے، اسی طرح دیگر قبائل کے لئے وہ لفظ انجان ثابت ہوتا تھا جسکی وجہ سے اس لفظ سے صحیح معنی اور مفہوم حاصل کرنا مشکل ہوجاتا تھا، سو ایسے الفاظ کے اشکالات کو دور کرکے اس کی معنی ومفہوم کو واضح کرنا علم غریب الحدیث کا موضوع ہے[2]۔

غریب الحدیث کی اہمیت:

علوم الحدیث میں یہ علم بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، حدیث کے ماہرین کے ہاں اس علم سے عدم واقفیت کو بہت برا سمجھا جاتا ہے۔ غرائب حدیث کے لئے محض لغت کی کتابیں اس لئے ناکافی ہیں کہ حدیث میں یا کسی بھی نثر میں لفظ کا کبھی حقیقی معنی مراد ہوتا ہے کبھی عرفی، کبھی شرعی معنی مراد ہوتے ہیں۔ اسی طرح کبھی ضرب الامثال اور کبھی مجازات وغیرہ مستعمل ہوتے ہیں۔ جبکہ لغت کی کتابوں میں عام طور پر صرف لغوی معانی استعمال ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی زبان منجمد نہیں رہتی، اس میں مسلسل تبدیلیاں آتی رہتی ہیں، اکثر تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ لفظ اپنی اصل سے ہٹ کر دوسرے معانی میں بھی مستعمل ہونے لگتا ہے۔ لہٰذا ہم غریب الحدیث میں یہ دیکھتے ہیں کہ حدیث پاک میں یہ لفظ کس معنی میں استعمال ہوا ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اس لفظ کا کیا معنی مراد تھا، یہ ضروری نہیں کہ وہ لفظ عربی میں اس معنی میں اُسی طرح برقرار ہو جس طرح ابتداء ہی میں تھا، اس لئے ظاہر ہے کہ لغت کی کتابوں میں ہمیں مستعمل معنی ہی ملے گا۔

اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر مقام پر ایک لفظ کا ایک ہی معنی ہو مثلا لفظ عضہ صرف قریش کی لغت میں سحر کو کہتے ہیں[3] اس وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کرنے اور کرانے والی کے لئے العاضهة اور المستعضهة[4] کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کے دوران مختلف قبائل کے الفاظ کا خیال رکھتے تھے، مختلف قبائل میں ظاہر ہے بہت سارے الفاظ ولہجات مختلف ہوتے تھے، مثلا کوئی لفظ یمن میں بولا جاتا تھا تو وہ حجاز ونجد میں انجان تھا، اسی طرح یہاں کے بعض الفاظ سے وہاں کے لوگ ناآشنا ہوتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روایت میں فرماتے ہیں: "الولد للفراش وللعاهر الحجر"[5] بچہ جس کے ہاں پیدا ہوا اسی کا ہے، اور جس نے زنا کیا وہ محروم رکھا جائے گا۔ (بعض لوگوں نے اس کا معنی یہ کیا کہ زناکار کو سزائے رجم دی جائے) دوسری روایت میں الولد للفراش، وللعاهر الأثلب قالوا: وما الأثلب؟ قال: "الحجر"[6] ہے اس کا بھی وہی معنی ہے۔ ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں الكثكث کا لفظ بھی ہے مگر میرے علم کی حد تک یہ روایت ثابت نہیں ہے[7]۔ ایک اور حدیث ہے: "إذا نادى المنادي بالصلاة أدبر الشيطان وله ضراط"[8]

ترجمہ: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے۔ تو شیطان پادتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے۔

دوسری روایت میں وله خبج[9] کا لفظ ہے۔ ابن الاثیر کے مطابق ایک روایت میں هزج وذج کا لفظ ہے اور ایک چوتھی روایت میں وزج کا لفظ ہے۔[10]

محدثین حدیث کے بیان میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتے تھے۔ امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کا علمی مقام سے کون

انکار کرسکتا ہے مگر جب کسی نے حدیث میں مذکور ایک غریب لفظ کا معنی دریافت کیا تو امام صاحبؒ نے فرمایا: غرائب کے ماہرین سے پوچھو میں حدیث نبی ﷺ کے قول میں تخمین وظن کی بنیاد پر کچھ کہنا پسند نہیں کرتا۔امام لغت اصمعی سے کسی نے پوچھا کہ حدیث[11] "الجار أحق بسقبه"

ترجمہ: پڑوسی متصل زمین کا زیادہ حقدار ہے۔

کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: میں حدیث رسول ﷺ کی وضاحت تو نہیں کرسکتا البتہ السقب عرب کے ہاں متصل کو کہتے ہیں۔[12]

ان تمام امثال اور توضیحات سے یہ بات عیاں ہوتے ہیں کہ علوم حدیث میں سے علم غریب الحدیث کو بہت اہمیت حاصل ہیں اور اس کی عدم واقفیت سے احادیث میں سمجھ بوجھ اور مہارت حاصل کرنا محال ہیں۔ کیونکہ احادیث کی مشکل الفاظ کی تطبیق علاقے، زمانے اور قبائل کا لحاظ کرتے ہوئے کرنا ہوگا۔

حدیث کے غریب الفاظ کی بہترین توضیح:

حدیث کے غریب الفاظ کی بہترین تشریح وہ ہے، جو اسی مفہوم کی دوسری روایات میں ہو، اس لئے کہ صاحب کلام ہی اپنی بات کی بہترین توضیح کرسکتے ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ صحیح بخاری میں عمران بن حصین سے مرفوعًا روایت کرتے ہیں:

"صل قائما , فإن لم تستطع فقاعدا , فإن لم تستطع فعلى جنبك"[13]

ترجمہ: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی اگر طاقت نہ ہو 'جنب' پر پڑھو۔

اب یہاں جنب کا معنی کیا ہے تو لغت سے پہلے جب ہم دیگر مرویات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو سنن دارقطنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہمیں اس کی وضاحت ملتی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعا نقل کرتے ہیں:

"يصلي المريض قائما إن استطاع , فإن لم يستطع صلى قاعدا , فإن لم يستطع أن يسجد أومأ وجعل سجوده أخفض من ركوعه , فإن لم يستطع أن يصلي قاعدا صلى على جنبه الأيمن مستقبل القبلة , فإن لم يستطع أن يصلي على جنبه الأيمن صلى مستلقيا ورجلاه مما يلي القبلة"[14]

ترجمہ: مریض کی طاقت ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے، اگر اس کی طاقت نہیں ہو تو بیٹھ کر پڑھے، اگر سجدے کی قدرت نہ ہو تو اشارے سے کرے، البتہ یہ خیال ہو کہ سجدے کے لئے اشارہ بہ نسبت رکوع کے نیچے ہو۔ اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو دائیں کروٹ لیٹ کر قبلہ رو ہو کر نماز پڑھے، اگر اس سے بھی عاجز ہو پاؤں قبلے کی طرف کرکے سیدھے لیٹ کر پڑھے۔

للٰذا ہر چیز کی بہترین وضاحت اس کی اپنی ہی جنس سے ہی کیا جاسکتا ہے اور موزوں بھی یہی ہے کہ ہر چیز کی وضاحت اس کی جنس سے ہو اور اگر اپنی جنس سے نہ ہوسکے تو اس کے بعد اس کے ساتھ جو ملحقات ہیں اسی کے ذریعے اس کی وضاحت کرنا چاہیے، یعنی حدیث کی مشکل الفاظ کی وضاحت سب سے پہلے آحادیث مبارکہ سے ہی کرنا چاہیے۔اس کے بعد دیگر ملحق علوم سے تدریجاً کرنا چاہیے یعنی قرآن، اقوال صحابہؓ وغیرہ۔

غریب الحدیث کا ارتقاء:

جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ غریب الحدیث کا باقاعدہ ارتقاء دوسری صدی ہجری میں شروع ہوئی۔اور غریب

الحدیث میں اولین تصنیف بھی ابوعبیدۃ معمر بن مثنی کی ہے[15]۔ ابو عبیدہ معمر بن مثنی، بصری عالم تھے، بنو تیم سے ولاء کا تعلق تھا۔ جس رات حسن بصری نے وفات پائی اسی رات سنہ 110 میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ ہر فن مولا تھے مگر علوم لغت اور ادب میں ان کا چرچا ہوا۔ تقریبا200 کتابوں کے مصنف ہیں۔ خارجی ذہنیت رکھتے تھے۔ عرب کے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان کی برائیوں پر کئی کتابیں لکھی گئی۔ سخت ترین ناقد بھی تھے۔ 209 ہجری میں وفات پائے[16]۔سوائے امام حاکم کے، ان کے نزدیک اس فن کا مدون اول نضر بن شمیل ہیں[17]۔ نضر، کنیت ابوالحسن اور سلسلہ نسب نضر بن شمیل بن خرشۃ بن زید المازنی ابن کلثوم بن عنزۃ بن زہیر بن عمرو بن حجر بن خزاعی بن مازن بن عمرو بن تمیم ہے۔ مرو آپ کا جائے مقام تھا۔ سنہ 122 ہجری میں خراسان کے علاقے مرو میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ بصرہ منتقل ہوئے۔ الصفات، کتاب المعانی، کتاب السلاح، غریب الحدیث اور الانواء نضر بن شمیل کی تصنیفات ہیں۔ مرو کے قاضی بھی رہے۔ سنہ 203 یا204 ہجری میں وفات پائی۔

اس دور میں اور بھی بہت سے کتابیں اس فن میں لکھی گئیں، مثلا قطرب محمد بن المستنیر جو نظامی معتزلیوں کے رنگ میں رنگ تھے۔ ماہر لغت اور ادیب تھے۔ سیبویہ کے شاگرد خاص تھے۔ سنہ 206 ہجری میں فوت ہوئے۔آپ نے کئی کتابیں لکھی، جیسے المثلث، النوادر، الصفات، الاصوات، العلل فی النحو، الاضداد، الہمز، خلق الانسان، خلق الفرس، اعراب القران، المصنف الغریب اور مجاز القرآن وغیرہ ،اسی طرح عبدالملک بن قریب الاصمعی بصری ہے۔ سنہ ایک سو بیس اور ایک سو تیس ہجری کے درمیان پیدا ہوئے۔ لغت عرب اور ادب کے امام مانے جاتے ہیں، اس کے علاوہ آپ ایک عظیم مورخ بھی تھے۔ ابن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: اصمعی اپنے فن میں سب سے زیادہ ماہر ہیں۔ امام مبرد رحمہ اللہ کہتے ہیں: لغت میں آپ بحر بے کراں تھے، آپ کی مثل ہم نے نہیں دیکھی۔ کئی ساری کتابوں کے مصنف ہیں، مگر اکثر تالیفات مختصر ہیں اور کئی ساری ناپید ہوچکی ہیں۔ سنہ 115 یا116 ہجری کو وفات پائے[18]۔

اس کے علاوہ ابو عبد اللہ محمد ابن الاعرابی الہاشمی بھی اس فن میں ماہر سمجھا جاتا ہے۔ ابن الاعرابی لغت کے امام ہے، کوفہ میں سن 150 ہجری میں پیدا ہوئے اور 231 ہجری میں فوت ہوئے[19]۔ عبد الملک بن حبیب مالکی سنہ 170 کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ فقہ کے لامثل عالم تھے مگر علم حدیث میں زیادہ مہارت نہیں رکھتے تھے۔ الواضحہ، الجامع، غریب الحدیث، فضائل الصحابہ، تفسیر المؤطا، حروب الاسلام، فضل المسجدین، سیرۃ الامام فی من الحد، طبقات الفقہاء اور مصابیح الھدی ان کی تصنیفات ہیں۔ سنہ 238 میں وفات پائی۔[20] محمد بن حبیب البغدادی، شمر بن حمدویہ، ابن کیسان، ابو العباس محمد المبرد وغیرہ [21]اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جس طرح کے واقعات خلفائے راشدین کے دور میں، قرآن کے اعراب کے بارے میں پیش آئے، اور اچانک اولوالامر میں قرآنی اعراب کے ضبط، حروف پر نقط اور اس کے لئے کچھ ابتدائی قواعد تحریر کرنے کی لہر دوڑی۔ دوسری صدی ہجری کے لگ بھگ کا دور علم غریب الحدیث کیلئے ارتقائی دور تھا۔ اس دور کے دوران مصنّفین نے غریب الحدیث کی کتابت میں کسی خاص ترتیب کا خیال نہیں رکھا۔ چونکہ یہ اس فن کا ابتدائی زمانہ تھا اور ابھی صرف اس فن کو طفولیت کے دور سے گزرنا تھا۔

اسی طرح شائد اس دور میں بھی علماء نے اسی شدت سے اس فن کی ضرورت محسوس کی ہوگی اور اس لئے اس مختصر دور میں یکے بعد دیگرے کئی کتابیں تحریر کی گئیں۔ ابو عبیدہ کی کتاب اب ہمارے پاس موجود نہیں ہے، البتہ اس کے بارے میں ابن الاثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ کتاب چند ہی اوراق پر مشتمل تھی، بالکل اسی طرح جس طرح کہ ہر فن کا آغاز ہوتا ہے، دوسری

وجہ یہ تھی کہ وہ لغت کا دور دورہ تھا، ہر لفظ کی وضاحت کی ضرورت نہیں پڑتی[22]۔علامہ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ تمام تر کتابیں ہم اس فن کی ایک آغاز ہی قرار دے سکتے ہیں۔

غریب الحدیث کی اس ابتدائی دور میں سب سے ضخیم کتاب ابن الانباری (متوفی ۳۲۸) نے لکھی تھی، جس کی ضخامت 4500 صفحات پر مشتمل تھی[23]۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ان ابتدائی کتب میں سے سوائے ابو عبید قاسم بن سلام کی کتاب غریب الحدیث کے علاوہ اور کوئی کتاب ہمیں ابھی میسر نہیں، لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دستیاب کتب میں سے سب سے پہلی کتاب ابو عبید قاسم بن سلام کی ہے۔انہوں نے ابو عبیدہ معمر کی کتاب سے استفادہ کیا ہے، مثلاً سب سے پہلی حدیث "زويت لي الأرض فأريت مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك أمتي ما زوي لي منها" کی ذیل میں لکھتے ہیں:

"زوى: قال أبو عبيد: سمعت أبا عبيدة معمر بن المثنى التيمي - من تيم قريش مولى لهم - يقول: زويت جمعت ويقال: انزوى القوم بعضهم إلى بعض إذا تدانوا وتضاموا وانزوت الجلدة من النار إذا انقبضت واجتمعت. "

ترجمہ: زوی: ابو عبید نے کہا: میں نے ابو عبیدہ سے سنا ہے کہ زویت کا معنی ہے: میں نے جمع کیا۔ اور عرب کہتے ہیں: "انزوى القوم بعضهم إلى بعض" لوگ ایک دوسرے کے قریب آکر گل مل گئے "انزوت الجلدة من النار"

ترجمہ: یعنی کھال جل کر سکڑ گئی۔

اسی طرح دوسری اور تیسری حدیث میں بھی ابو عبیدہ کی نقل کردہ توضیح دیکھی جا سکتی ہے۔

تیسری اور چوتھی صدی کی دوران اس فن میں کچھ پختگی آئی تھی اس میں بعض مصنّفین نے فقہی اصطلاحات کی ترتیب پر اپنی کتاب کا تصنیف کیا ہے۔اور بعض نے محدثین کے مسانید کے طرز پر اور اہل لغت کے طرز پر اپنی تصانیف مرتب کیں۔ چوتھی صدی کے دوران بعض مصنّفین نے بسا مواقع پر استدراک اختیار کیا ہے۔بعض نے اپنی تصانیف میں بہت قیمتی مقدمات لکھنا شروع کیں۔ اور اس کے بعد بالترتیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، پھر صحابہ اور پھر تابعین کی روایات نقل کرکے غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہے، ان کے علاوہ آخر میں وہ روایات نقل کرتے ہیں۔جن کی سند مذکور نہیں ہوتے،اور اس کی معنی کی تائید میں دوسری حدیث، آیت یا کوئی شعر پیش کرتے ہیں۔ اور یہی طرز تیسری صدی اور ما بعد کے زمانے میں اپنایا گیا ہیں۔ تیسری صدی اور ما بعد کے زمانے میں علم غریب الحدیث پر بہت قیمتی اور ضخیم کتابیں لکھی گئی ان بہترین کتابوں میں الدلائل فی غریب الحدیث للسر قسطی، غریب الحدیث للخطابی اور غریب الحدیث للہروی سر فہرست ہیں۔

پانچویں، چھٹی صدی اور مابعد کے زمانہ میں اس فن میں کافی پختگی آئی تھی اس دوران میں بعض مصنفیں نے اپنی تصنیف کے دوران اپنے کتابوں کو ترتیب ہجائی کی طرز پر لکھیں ہیں اور بعض نے الف بائی ترتیب کے ساتھ الفاظ جمع کیں ہیں۔انتہائی سہل یعنی ہجائی طرز اپنائی ہے۔ حدیث کا متعلقہ حصہ نقل کرنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔اور اگر ایک روایت میں ایک سے زائد الفاظ محتاج تفسیر ہیں، تو وہ متعلقہ مادہ کے تحت درج کی گئی ہیں۔اور اس کے ساتھ حدیث کے کم سے کم تر الفاظ نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے کے علم غریب الحدیث کے نامی گرامی علماء میں المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث کی مصنف محمد ابن ابی بکر عمر ابن ابی عیسی احمد بن عمر بن محمد بن احمد بن ابی عیسی المدینی ،الفائق فی غریب الحدیث

للزمخشری کے جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری، غریب الحدیث لابن جوزی کے مصنفابو الفرج عبدالرحمان بن علی بن الجوزی حافظ الحدیث اور مفسر، النہائیہ فی غریب الحدیث ولاثر کے مصنف مبارک بن محمد الشیبانی الجزری اور مجمع بحار الانوار کی مصنف مجمع بحار الانوار محمد بن طاہر بن علی صدیقی پٹنی سر فہرست ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجمع بحار الانوار کی مصنف کی اہم بات یہ ہے کہ وہ اپنے تصنیف میں غرائب الحدیث کے ساتھ غرائب القرآن کی بھی ضمناً وضاحت کی ہے۔

غریب الحدیث کی کتب کی اقسام:

غریب الحدیث کی کتابیں چار طریقوں پر لکھی گئی ہیں:

پہلی قسم: ان کتابوں کی ہے جن میں غریب الفاظ کے لئے کوئی خاص کتاب نہیں چنی گئی، جہاں بھی کسی حدیث میں غریب لفظ ہے اس کی تشریح کی گئی یہ دیکھے بغیر کہ یہ کس کتاب کی روایتیں ہیں۔ یعنی اس قسم کے کتابوں میں کسی خاص کتاب اور شخصیت کو مد نظر نہیں رکھا گیا ہے بلکہ جہاں بھی احادیث مبارکہ میں کوئی غریب لفظ ملا ہیں تو اس کی تشریح کی گئی ہیں۔

دوسری قسم: ان کتابوں کی ہے جو کسی معین کتاب کے غریب الفاظ پر لکھی گئی ہو، مثلاترکی عالم علامہ زرکشی کی کتاب "التنقیح لالفاظ الجامع الصحیح" امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب میں جہاں حل طلب الفاظ آئے ہیں ان کی وضاحت کی ہے، آپ نے کتاب کی ترتیب بخاری کے ابواب ہی پر رکھی ہے، اور صرف متعلقہ لفظ یا جملہ نقل کرکے اس کی وضاحت کی ہے۔ ۸۸۸ صفحات میں احمد فرید کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ نزار مصطفی الباز سے پہلی دفعہ سن 2000م میں چھپ چکی ہے۔ اسی طرح امام ابن حجر نے ہدی الساری کی فصل خامس بھی بخاری کے غرائب کے لئے مختص کی ہے۔ قاضی عیاض نے موطا لامام مالک، بخاری اور مسلم کے غریب الفاظ پر مشارق الانوار علی صحاح الآثار لکھی ہے۔ لہٰذا اس قسم کی کتابوں میں مصنّفیں نے احادیث مبارکہ کے غریب الفاظ کے تشریح کے لیے کسی نہ کسی کتاب کو معین کی ہیں اور صرف اسی معین کتاب ہی کے مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہیں۔

تیسری قسم: غریب الحدیث کی ان کتابوں کی ہے جن میں غرائب القرآن اور غرائب الحدیث دونوں زیر بحث ہیں۔ ابو عبید احمد بن محمد الہروی کی الغریبین، ابو موسی محمد بن ابی بکر کی المجموع المغیث اور محمد بن طاہر پٹنی ہندی کی کتاب مجمع بحار الانوار اس طرز کی کتابیں ہیں۔ اس قسم کا طریقہ کار اختیار کرنے والے مصنّفین نے اپنی تصنیفات میں قرآن و حدیث دونوں کے غرائب کو جمع کرکے اس کے توضیح کیا ہیں۔

چوتھی قسم: کتب الاستدراک، یہ کتابیں بہت زیادہ ہیں، تقریباً ہر مصنف نے گزشتہ تحریر یا تحریروں پر استدراک کی ہے۔ مثلاً ابن قتیبہ کی کتاب استدراک[24] ہے ابو عبید قاسم بن سلام کی غریب الحدیث پر، اسی طرح آپ کے بعد ان دونوں کتابوں پر امام خطابی کی استدراک ان کی کتاب غریب الحدیث کی شکل میں سامنے آئی[25]۔ پھر ابو موسی المدینی نے ابو عبید الہروی کی کتاب الغریبین پر المجموع المغیث کی شکل میں استدراک کی[26]۔

غریب الحدیث کی ترتیب کی لحاظ سے کتابوں کے اقسام:

ترتیب کے حوالے سے علم غریب الحدیث کے کتابوں کے تین قسمیں ہیں جو گرجہ ذیل ہیں:

1. پہلی قسم ان کتابوں پر مشتمل ہیں جو مسانید کی طرز پر لکھی گئی ہیں، ابتدائی کتابیں جو ہم تک پہنچی ہیں اسی قسم کی ہیں، مثلاً ابو

عبید، ابن قتیبہ اور خطابی کے غریب الحدیث مسانید کی طرز پر لکھی گئی ہیں۔

2. دوسری قسم وہ کتابیں شامل ہیں جو معاجم کی طرز پر لکھی گئی ہیں یعنی بترتیب ا ب ت ث ان میں الفاظ نقل ہوتے ہیں، ہم تک پہنچنے والی کتابوں میں سے اس قسم کی سب سے پہلی کتاب ابو عبید الہروی کی الغریبین ہے، اس کے بعد ابو موسی کی المجموع المغیث، ابن الاثیر کی النہایہ، محمد بن طاہر کی مجمع بحار الانوار اور اردو میں علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ کی کتابیں اس طور پر لکھی گئی ہیں۔ معاجم میں ایک تقلیبی ترتیب ہے، میرے علم کی حد تک اس قسم کی صرف ایک ہی کتاب ابراہیم حربی کی غریب الحدیث ہے، البتہ اس طور پر لکھی گئی لغت کی کتابیں اس سے زیادہ ہیں۔

3. تیسری قسم میں وہ کتابیں شامل ہیں جو ابواباً لکھی گئی ہیں۔ اس کی مثال زرکشی رحمہ اللہ کی التنقیح اور ابن قتیبہ رحمہ اللہ کی غریب الحدیث ہے۔ لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ زرکشیؒ نے ان ابواب کے تحت آنے والی احادیثِ بخاری کے غرائب میں بھی بیان کئے ہیں، مگر ابن قتیبہ نے محض فقہی اصطلاحات کے لغوی معانی اور اصطلاحی معانی کے ساتھ اس کا ربط بیان کیا۔ ابن قتیبہ کو میں نے پہلی قسم کے ضمن میں بھی ذکر کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب کا آغاز ابواب سے کیا اور بعد میں مسانید ذکر کئے۔

علم غریب الحدیث کا فائدہ:

ا۔ اس فن کے ذریعے ہم تصحیف و تحریف سے بچ سکتے ہیں، شائد سب سے زیادہ محتاط فن علم الحدیث ہے، اس میں غلطیوں کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے، دیگر غلطیوں کی طرح الفاظ و معانی میں بھی محدثین سے غلطیاں سرزد ہوتی رہی ہیں۔ امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تعجب کی بات ہے کہ عسکری نے تصحیفات پر دو کتابیں لکھی، جن میں آپ محدثوں اور ادیبوں پر طعن و تشنیع کرتے رہے، مگر خود اسی تصحیف میں پڑ گئے[27]۔ تصحیف کی میں دو تین مثالیں دیتا ہوں تاکہ اس فن کی اہمیت واضح ہو جائے۔ مسند احمد ابن حنبل میں زید بن ثابت کی روایت منقول ہے:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ " احْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ "، قُلْتُ لِابْنِ لَهِيعَةَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: لَا، فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ."[28]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں حجامت کی۔ میں (اسحاق بن عیسٰی) نے کہا: اپنے گھر کی مسجد میں؟ فرمایا: نہیں! مسجد نبوی میں۔

اسے امام احمد بن حنبل نے بھی نشاندہی کئے بغیر اسی طرح نقل کیا ہے حالانکہ یہ ابن لھیعہ کی تصحیف ہے[29]، اصل حدیث یوں ہے:

"احتجر رسول الله صلى الله عليه وسلم حجيرة"[30]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا۔

کبھی تصحیف اس لئے ہوتی تھی کہ لکھنے والا بد خط تھا یا اس نے نقطے نہیں لگائے تو پڑھنے والے سے غلطی سرزد ہوئی۔ مثلاً حدیث ہے: " من صام رمضان واتبعه ستا من شوال"۔ جو رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے۔ اس حدیث کو ابو بکر الصولی نے" من صام رمضان واتبعه شيئا من شوال"[31] پڑی ہے، جس کا معنی ہے کہ شوال کوئی سا بھی روزہ رکھ لے۔ اسی طرح کبھی معنوی تصحیف بھی راوی سے ہو جاتی ہے مثلاً حدیث ہے:

" أَن رَسُول اللّٰه صلى اللّٰه تَعَالَى عَلَيْهِ وَسلم صّلى إِلَى عَنَزَة "[32]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزے کی طرف نماز پڑھی۔

اس کے راویوں میں سے ابو موسی عنزی نے اس میں یوں تصحیف کی کہ ہم عنزیوں کو یہ شرف حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عنزہ کی طرف نماز پڑھی، حالانکہ یہاں عنزہ سے مراد نصب شدہ نیزہ تھا نہ کہ قبیلہ[33]۔

۲۔ اس فن میں معانی مجملہ کی وضاحت ملتی ہے، جس کی بنا ہم پوری حدیث کو سمجھ نہیں پاتے۔ اس کی مثال عنوان ''غریب الحدیث کی بہترین توضیح'' میں تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہیں۔

خلاصۃ البحث:

اس فن کے ذریعے ہم تصحیف و تحریف سے بچ سکتے ہیں، شائد سب سے زیادہ محتاط فن علم الحدیث ہے، اس میں غلطیوں کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے، دیگر غلطیوں کی طرح الفاظ و معانی میں بھی محدثین سے غلطیاں سرزد ہوتی رہی ہیں۔ علوم حدیث میں سے علم غریب الحدیث کو بہت اہمیت حاصل ہیں اور اس کی عدم واقفیت سے احادیث میں سمجھ بوجھ اور مہارت حاصل کرنا محال ہیں۔ کیونکہ احادیث کی مشکل الفاظ کی تطبیق علاقے، زمانے اور قبائل کا لحاظ کرتے ہوئے کرنا ہوگا۔

علم غریب الحدیث کے تدوینیمراحل کا باقاعدہ آغاز دوسری صدی ہجری میں شروع ہوئی جس میں اولین تصنیف ابو عبیدۃ معمر بن مثنی کی ہے جو کہ بصری عالم تھے۔ اس دور کے دوران مصنّفین نے غریب الحدیث کی کتابت میں کسی خاص ترتیب کا خیال نہیں رکھا۔ چونکہ یہ اس فن کا ابتدائی زمانہ تھا اور ابھی صرف اس فن کو طفولیت کے دور سے گزرنا تھا۔ اسی وجہ سے بس اپنی تصنیف کے دوران حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں موجود غریب لفظ کی تفصیلی تشریح کرتے ہیں۔ ابتداء میں بلا کسی ترتیب کے روایات نقل کرتے ہیں۔

تیسری صدی کی دوران اس فن میں کچھ پختگی آئی تھی اس میں بعض مصنّفین نے فقہی اصطلاحات کی ترتیب کو اپنی کتاب کا منہج اپنایا ہے۔ اور بعض نے محدثین کے طرز پر سے مسانید اورا اہل لغت کے طرز میں سے منہج تقلیبی پر اپنا طرز اختیار کرکے اپنی تصانیف مرتب کیں۔ چوتھی صدی کے دوران بعض مصنّفین نے بسا مواقع پر استدراک اختیار کیا ہے۔ اپنے کتابوں میں قیمتی مقدمات لکھنا شروع کیں۔ اور اس کے بعد بالترتیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، پھر صحابہ اور پھر تابعین کی روایات نقل کرکے غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہے، ان کے علاوہ آخر میں وہ روایات نقل کرتے ہیں۔ جن کی سند مذکور نہیں ہوتے، اوراس کی معنی کی تائید میں دوسری حدیث، آیت یا کوئی شعر پیش کرتے ہیں۔ اور یہی منہج اس زمانے میں اپنایا گیا ہیں۔ اسی منہج کی بہترین مصنفینں میں سرقسطی، خطابی اور ہروی سرفہرست ہیں۔

پانچویں اور چھٹی صدی کے دوران اور بعد میں بعض نے اپنی تصنیف کے دوران اپنے کتابوں کو ترتیب ہجائی کی طرز پر لکھیں ہیں اور بعض نے الف بائی ترتیب کے ساتھ الفاظ جمع کیں ہیں۔ انتہائی سہل یعنی ہجائی طرز اپنائی ہے۔ حدیث کا متعلقہ حصہ نقل کرنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ اور اگر ایک روایت میں ایک سے زائد الفاظ محتاج تفسیر ہیں، تو وہ متعلقہ مادہ کے تحت درج کی

گئی ہیں۔اور اس کے ساتھ حدیث کے کم سے کم تر الفاظ نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس زمانے کی بہترین مصنفین میں المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث ابو موسی محمد بن ابی بکر، زمخشری، ابن جوزی، النہائیہ فی غریب الحدیث ولاثر کی مبارک بن محمد الجزری اور مجمع بحار الانوار علامہ پٹنیسر فہرست ہیں۔

غریب الحدیث کی کتابیں مختلف طریقوں میں لکھی گئی ہیں۔غریب الحدیث پر لکھی گئی کتابوں کے مصنّفین نے دوران تصنیف مختلف مناہج اختیار کیں۔مصنّفین کے اس مختلف مناہج اختیار کرنے سے علم غریب الحدیث میں ایک اور رونق یہ پیدا ہوا کہ اس سے احادیث کے غریب الفاظ کے تحقیق مختلف زاویوں سے ممکن ہوئے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] الازہری، محمد بن احمد بن الہروی، ابو منصور (المتوفی: ۳۷۰ھ) تہذیب اللغہ ، الغین مع الراء ، دار احیاء التراث العربی –بیروت لبنان، طبع اول ۲۰۰۱م، ج:۸، ص:۱۱۷، / ابن منظور افریقی، ابو الفضل، جمال الدین محمد بن مکرم (م : ۷۱۱ھ) لسان العرب ، باء مع الغین، دار صادر، بیروت لبنان، طبع سوم ۱۴۱۴ھ، ج:۱، ص:۶۳۸

Al-Azharī, Muḥammad bin Aḥmad bin Al-Harwī, Tahzīb Al-Lughat, Al-Ghyn Ma' al-Rā,, (Dār Iḥyā, al-turāth al-'rabī,Berūit: Edition 1st, 1998ac), Vol:08,P:117 / Afrīqī, Muḥammad bin Mukarrum bin #lī, Lisān al-'rab, (Dār Ṣādar, Berūit: Editon 3rd, 1414ah),Vol:01,PP:638

[2] الخطابی، ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی (المتوفی: ۳۸۸ھ) غریب الحدیث ، مقدمہ مؤلف، دار الفکر دمشق لبنان، سنِ اشاعت ۱۴۰۲ھ - ۱۹۸۲م، ج:۱، ص:۶۸

Al-Khatābī,Abū Sulymān Aḥmad bin Muḥammad bin Ibrāhīm, Ghrīb Al-Ḥadīth, Muqaddima Mw,allif, (Dār Al-Fikar Dimashq, Lubnān:1402ah),Vol:01,P:68

[3] اِبو منصور محمد بن اِحمد الاَزہری، تہذیب اللغہ، باب العین الضاد والھاء، دار النشر : دار إحیاء التراث العربی- بیروت - ۲۰۰۱م، ج:۱ ، ص:۹۵

Al-Azharī, Muḥammad bin Aḥmad bin Al-Harwī, Tahzīb Al-Lughat, Chapter: Al-'yn, Al-Ḋād wa al-Hā,,(Dār Iḥyā, al-turāth al- 'rabī,2001ac), Vol:01, P:95

[4] ابن قتیبہ، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری (المتوفی: ۲۷۶ھ) تاویل مختلف الحدیث، مکتبۃ الکلیات قاہرہ، طبع اول، بیروت، لبنان، ۱۳۹۳ھ – ۱۹۷۲م، ص:۱۶۷

Ibn-e-Qutaiybat, Abū Muḥammad 'bd Allāh bin Muslim bin Qutaiybat al-dīnūrī, Tāwīl Mukhtalaf al-Ḥadīth, (Maktabah Al-Kuliyāt, Qāhirat,Berūit: Edition 1st , 1972ac),P:167

[5] البخاری، محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن المغیرہ البخاری، اِبو عبد اللہ (المتوفی : ۲۵۶ھ) ، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب البیوع، باب تفسیر المشبہات، حدیث نمبر ۲۰۵۳، دار ابن کثیر, الیمامہ، بیروت، لبنان، طبع سوم ۱۴۰۷ھ – ۱۹۸۷م۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl bin Ibrāhīm bin Al-Mughīrat al-Bukhārī, Abū 'bd Allāh, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Byū', Chapter: Tafsīr al-Mushabbahāt, (Dār Ibn-e-Kathir, al-Yamāmat, Berūit, Lubnān: Edition 3rd, 1987), Ḥadīth #2053

[6] ابن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی (المتوفی: ۲۴۱ھ) مسند احمد، حدیث نمبر ۶۶۸۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، طبع اول

Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad al-Imām Aḥmad bin Ḥanbal, (Dār Iḥyā, al-turāth al-'rabī,Berūit: Edition 1st), Ḥadīth #6681

[7] الخطابی، احمد بن محمد بن ابراہیم البسبیتی، ابو سلیمان، غریب الحدیث لخطابی، مقدمہ، جامعہ اِم القُری، مکۃ المکرمہ، ۱۴۰۲ھ، ج: ۱ : ص: ۶۸

Al-Khatābī,Abū Sulymān Aḥmad bin Muḥammad bin Ibrāhīm, Ghrīb Al-Ḥadīth, Muqaddima Mw,allif, (Jā' Umm al-Qurā,Makkat Al-Mukarramat:1402ah),Vol:01,P:68

[8] البخاری، محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن المغیرہ البخاری، ابو عبد اللہ (المتوفی : ۲۵۶ھ)، الصحیح البخاری، کتاب الآذان، باب فضل التاذین، حدیث نمبر ۶۰۸

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl bin Ibrāhīm bin Al-Mughīrat al-Bukhārī, Abū 'bd Allāh, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ,Kitāb al-Aāzān,Chapter: Faḍl al-Tāzīn, Ḥadīth #608

[9] الدارمی، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمان (۱۸۱تا ۲۵۰ھ) السنن الدارمی، کتاب فیہ فضائل القران، باب فضل اول سورۃ البقرہ وآیۃ الکرسی، حدیث نمبر ۳۲۸۶، دار الکتاب العربی، بیروت، طبع اول

Al-Dārmī, Abū Muḥammad 'bd Allāh bin 'bd Al-Raḥmān, Al-Sunan Al-Dārmī, (Dār al-Kutub Al-'rabī, Berūit: Edition 1st), Kitāb Fīhe Faḍā,l Al-Qurān, Chapter: Faḍl Awal Sūrat Al-Baqarah wa Aāyat Al-KursīḤadīth #3286

[10] ابن الاثیر، مجد الدین مبارک بن محمد الجزری [م ۶۰۶ھ] النھایہ فی غریب الحدیث والاثر، مادہ ھزج اور دزج، ادارہ الشؤون الاسلامیہ قطر، ۱۳۹۹ھ - ۱۹۷۹م۔

Ibn al-Athīr, Majd Al-Dīn Mubārak bin Muḥammad Al-Jazrī, Al-Nihāyat fī Ghrīb Al-Ḥadīth wa al-Athar,(Idārat al-Shu,ūn al-Islāmiyyah, Qaṭar:1979ac), Mādat: hā zā jīm and dāl zā jīm

[11] البخاری، محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن المغیرہ البخاری، ابو عبد اللہ (المتوفی : ۲۵۶ھ)، صحیح بخاری، کتاب الشفعہ، باب عرض الشفعۃ علی صاحبھا قبل البیع، حدیث نمبر ۲۲۵۸

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl bin Ibrāhīm bin Al-Mughīrat al-Bukhārī, Abū 'bd Allāh, Ṣaḥīḥ Bukhārī,Kitāb Al-Shuf'at,Chapter: 'rḍ al-Shuf'at 'lā Ṣāḥibehā Qabl al-By', Ḥadīth # 2258

[12] سیوطی، جلال الدین عبد الرحمان بن ابی بکر (متوفی ۹۱۱ھ) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی النوع الثانی والثلاثون غریب الحدیث، دار طیبہ ج: ۲، ص: ۶۳۸

Syūṭī, Jalāl A-dīn 'bd Al-Raḥmān bin Abī Bakar, Tadrīb Al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nwāwī, (Dār Ṭaybat), Al-Naw' al-Thānī wa al-Thalāthūn Ghrīb Al-Ḥadīth, Vol:02,P:638

[13] البخاری، صحیح البخاری، کتاب بداء الوحی، حدیث نمبر ۱۱۱۷

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī,Kitāb Bad, al-Waḥy, Ḥadīth # 1117

[14] ابو الحسن علی بن عمر البغدادی (متوفی: ۳۸۵)، سنن الدار قطنی، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، سن اشاعت ۱۹۶۶م، ج: ۲، ص: ۹۲

Abū Al-Ḥasan 'lī bin 'umar al-Baghdādī, Sunan Al-Dār Quṭnī (Dār Al-Ma'rifat, Berūit, Lubnān:1966ac),Vol:02,P:92

[15] خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت (التوفی: ۴۶۳ھ)، تاریخ بغداد، قاسم بن سلام، دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان، طبع اول ۲۰۰۲م، ج: ۱۲، ص: ۴۰۵/ معجم الادباء، ج: ۶، ص: ۲۷۰۴/النہایہ، ج: ۱، ص: ۷/ السیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی (التوفی: ۹۱۱ھ) بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، المکتبۃ العصریۃ- لبنان، لبنان، (س-ن)۔ ج: ۲، ص: ۲۹۴

Khaṭīb Baghdādī, Abū Bakar Aḥmad bin 'lī bin Thābit, Tārīkh Baghdād,(Dār al-Gharb al-Islāmī, Berūit, Lubnān: Edition 1st ,2002ac), Vol:12,P: 405 / Mu'jam Al-Adabā,,Vol:06,P:2704 /Al-Nihāyat,Vol:01,P:07, / Syūṭī, Jalāl Al-dīn Al-Syūṭī, Bughyat al-W'āt fī ṭbaqāt al-Lughwyyīn wa al-Nuḥāt, (Maktabah Al-'ṣriyyat, Lubnān),Vol:02,P:294

[16] الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد (متوفی: ۷۴۸ھ)، سیر اعلام النبلاء، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع سوم ۱۹۸۵ء۔ ج: ۱، ص: ۴۹۱

Al-Zahbī, Shams Al-Dīn Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Aḥmad, Sīar A'lām al-Nublā,,(M,assisah al-risālah, Berūit:Edition 3rd ,1985ac), Vol:01,P:491

[17] حاکم، ابو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد النیسابوری (التوفی: ۴۰۵ھ)، معرفۃ علوم الحدیث، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع دوم ۱۹۷۷م، ج: ۱، ص: ۸۸

Ḥākim, Abū 'bd Allāh Al-Ḥākim Muḥammad bin 'bd Allāh bin Muḥammad Al-Nīsābūrī, Ma'rifat 'ulūm Al-Ḥadīth, (Dār al-Kutub Al-'lmiyyat Berūit, Lubnān:Edition 2nd 1977ac),Vol:01,P:88

[18] الذہبی، سیر اعلام النبلاء ج: ۱۹، ص: ۱۵۶

Al-Zahbī, Sīar A'lām al-Nublā,,Vol:19,P:156

[19] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۲۰، ص: ۲۰۵

Al-Zahbī, Sīar A'lām al-Nublā,,Vol:20,P:205

[20] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۲، ص: ۱۰۸

Al-Zahbī, Sīar A'lām al-Nublā,,Vol:12,P:108

[21] غریب الحدیث للخطابی، مقدمہ مؤلف، ج: ۱، ص: ۴۹ /تاریخ بغداد، قاسم بن سلام، ج: ۱۴، ص: ۳۹۲

Al-Khatābī, Ghrīb Al-Ḥadīth, Muqaddima Mw,allif,Vol:01,P:49 / Tārīkh Baghdād, Qāsim Bin Salām, Vol:14,P:392

[22] ابن الاثیر، مجد الدین مبارک بن محمد الجزری [م ۶۰۶ھ] النھایہ فی غریب الحدیث، مقدمہ مؤلف، ج: ۱، ص: ۷

Ibn al-Athīr, Majd Al-Dīn Mubārak bin Muḥammad Al-Jazrī, Al-Nihāyat fī Ghrīb Al-Ḥadīth wa al-Athar,Muqaddamat Mw,allaf,Vol:01,P:07

[23] ابن خلکان، ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابراہیم البرمکی (التوفی: ۶۸۱ھ)، وفیات الاعیان، دار صادر، بیروت، لبنان، طبع اول

۱۹۹۴م ،ج: ۱۵، ص: ۲۷۵

Ibn-e-Khalkān, Abū al-'bbās Shams al-Dīn Aḥmad bin Muḥammad bin Ibrāhīm Al-Barmakī, Wafyāt al-A'yān, (Dār Ṣadar Berūit, Lubnān: Edition 1st , 1994ac), Vol:15,P:275

[24]ابن قتیبہ، ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری (التوفی: ۲۷۶ھ)، غریب الحدیث، مقدمہ، ج:۱، ص:۱۵۰

Ibn-e-Qutaiybat, Abū Muḥammad 'bd Allāh bin Muslim bin Qutaiybat al-dīnūrī, Tāwīl Mukhtalaf al-Ḥadīth,Muqaddimat,Vol:01,P:150

[25]خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت (التوفی: ۴۶۳ھ)، غریب الحدیث للخطابی، مقدمہ مؤلف، قاسم بن سلام، دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان، طبع اول ۲۰۰۲م، ج:۱، ص:۴۸

Khaṭīb Baghdādī, Abū Bakar Aḥmad bin 'lī bin Thābit, Ghrīb Al-Ḥadīth Lil-Khaṭabī,Muqaddamah Mw,allaf, Qāsim Bin Salām,(Dār Al-Gharb Al-Islāmī, Berūit: Edition 1st , 2002ac),Vol:01,P:48

[26]ابو موسیٰ، محمد بن عمر بن احمد الاصبہانی المدینی (التوفی: ۵۸۱ھ)، المجموع المغیث فی غریبی القران والحدیث، مقدمہ مؤلف، احیاء التراث الاسلامی، مکۃ المکرمہ، سعودی عرب، طبع اول ۱۹۸۶م، ج:۱، ص:۳

Abū Mūsā, Muḥammad Bin 'umar Bin Aḥmad, Al-Majmū' Al-Mughīth fī Ghrībay al-Qurān wa al-Ḥadīth,Muqaddamah Mw,allaf,(Dār Iḥyā, al-turāth al-Islāmī,Makkah al-Mukarramat, Saeūdī 'rab, Edition 1st ,1986ac), Vol:01,P:03

[27]العسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر (م: ۸۵۲ھ)، الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول ۱۴۱۵ھ، ج:۵، ص:۲۱۳

'sqalā nī , Ibn-e-Ḥajar, Aḥ mad bin 'lī , Al-Iṣābat fī Tamyīz Al-Ṣaḥābat, (Dār al-kutub al-'lmiyyah, Berūit:1415ah),Vol:05,P:213

[28]ابن حنبل، ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی (التوفی: ۲۴۱ھ) مسند احمد، حدیث نمبر ۲۱۰۹۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، طبع اول، (س-ن)۔

Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad al-Imām Aḥmad bin Ḥanbal, (Dār Iḥyā, al-turāth al-#rabī,Labnān),Ḥadīth # 21097

[29]مسلم بن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (التوفی: ۲۶۱ھ)، التمییز، مکتبہ الکوثر، المربع السعودیہ، طبع سوم ۱۴۱۰ھ، ج:۱، ص:۱۸۷

Muslim bin Ḥajjāj Abū Al-Ḥasan Al-Qushayrī, Al-Tamyīz, (Maktabah Al-Kawthar, Al-Mrabb' Al-Sa'ūdiyyah:Edition 3rd , 1410ah), Vol:01,P:187

[30]مسلم بن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (التوفی: ۲۶۱ھ)، صحیح مسلم، حدیث نمبر ۲۸۱۵، دار احیاء التراث الاسلامی بیروت، لبنان، سن طبع ندارد۔

Muslim bin Ḥajjāj Abū Al-Ḥasan Al-Qushayrī,Ṣaḥīḥ Muslim,(Dār Iḥyā, al-turāth al-Islāmī Berūit), Ḥadīth # 2815

[31]الخطیب البغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت (متوفی ۴۶۳ھ) الجامع لاخلاق الراوی، باب من صحف فی متون الاحادیث، حدیث نمبر ۶۳۵، مکتبہ الرسالہ بیروت، لبنان، طبع چہارم ۱۹۹۶ء، ج:۲، ص:۲۲۰

Al-Khaṭīb al-Baghdādī, Abū Bakar Aḥmad bin ʻlī bin Thābit, Al-Jām' le-Akhlāq Al-Rāwī, Chapter: Min Ṣuḥuf fī Mutūn al-Aḥādīth, Ḥadīith #635, (Maktabah Al-Risālat, Berūit: Labnān Edition 4th ,1996ac), Vol:02,P:220

[32] ابن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی (المتوفی: ۲۴۱ھ)، مسند احمد بن حنبل، بروایت ابی جحیفہ، حدیث نمبر ۸۲۸۵دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، طبع اول، (س۔ن)۔

Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad al-Imām Aḥmad bin Ḥanbal, (Dār Iḥyā, al-turāth al-#rabī,Labnān),Ḥadīth # 8285

[33] ملا علی قاری، ابوالحسن نور الدین علی بن محمد (۱۰۱۴ھ)، شرح نخبۃ الفکر، دار الارقم بیروت، لبنان، طبع اول، ج:۱، ص:۴۹۱

Mullā ʻlī Qārī, Abū Al-Ḥasan Nūr al-dīn ʻlī bin Muḥammad, Sharḥ Nukhbat Al-Fikar, (Dār Al-Arqum, Berūit, Labnān: Edition 1st),Vol:01,P:491